سوال

(22)جشن میلاد اور محفل میلاد کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محفل میلاد کی شرعی حیثیت واضح کریں، ہمارے ہاں اسے بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے، اشتہارات میں لکھا ہوتا ہے جشن میلاد مناؤ، گھر گھر سجاؤ، آگیا ہے ہمارا تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ ہمارے ہاں جشن میلاد بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ کھانے پکانے کا خوب اہتمام ہوتا ہے، جگہ جگہ جلوس نکلتے ہیں۔ گلی کوچوں میں چراغاں ہوتا ہے۔ بھنگڑے اور دھمالیں ڈالی جاتی ہیں۔ یقیناً یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عقیدت اور انتہائی محبت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ایمانی تقاضا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہمیں آپ سے کس قسم کی محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب ان اداؤں کو اپنائیں جوزندگی بھر آپ کا معمول رہیں اور آپ کے لائے ہوئے دین کے مطابق اپنے گردوپیش اور ماحول کو ڈھالیں۔ محبت کا یہ معیار خودساختہ ہے کہ سال میں صرف ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منالیں اور اپنی پوری زندگی آپ کی تعلیمات کے خلاف بسر کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ نے اس انداز سے جشن میلاد منانے کا اہتمام نہیں کیا، جیسا کہ ہمارے ہاں منایا جاتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جشن میلاد کے سلسلہ میں ہمارے ہاں رائج معیارِ محبت مطلوب و مقصود نہیں ہے، اس سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں دس مرتبہ آپ کی ولادت باسعادت کا دن آیا آپ نے اس قدر اہتمام کے ساتھ نہ خودمنایا اور نہ ہی اپنے جانثار صحابہ کو منانے کا حکم دیا، بدعت کی تعریف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک چیز کا سبب موجود تھا لیکن آپ نے اس کا اہتمام نہیں کیا، البتہ بعد میں آنے والے اسے عبادت کے طور پر اہتمام سے سرانجام دیں۔ ایسے کاموں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص ہمارے دین میں کسی نئی چیز کو رواج دیتا ہے جس کا تعلق دین سے نہیں وہ مردود ہے۔'' [صحیح بخاری، الصلح: ۲۶۹۷]

عہد رسالت، عہد صحابہ اور عہد تابعین کے باعثِ خیر وبرکت ہونے کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت دی ہے آپ نے فرمایا ہے: ''سب سے بہتر میرا عہد مبارک ہے، پھر اس کے بعد یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور اس کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ کا عہد اس کے بعد جھوٹ اور ریاوہ گوئی عام ہوجائے گی۔'' (صحیح بخاری) عید میلاد خیر وبرکت کے زمانہ سے بعد میں ایجاد ہوئی ہے، اس لئے بھی اس کی مشروعیت محل نظر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کا روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس دن پیدا ہوا ہوں اور مجھے اس دن رسالت سے نوازا گیا ہے۔'' [صحیح مسلم، الصیام: ۲۷۴۷]

اگر یوم ولادت مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہوتا تو اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہوتی۔ کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا شرعاً منع ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یوم ولادت منایا ہے تو اظہار تشکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا ہے، اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ یوم ولادت کے دن عید منانے کے بجائے شکرانے کے طور پر ہر سوموار کا روزہ رکھیں۔

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق اکثر اہل علم اور اہل تاریخ حضرات کا قول ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی، پرانی جنتریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تاریخ کو بارہ وفات کہا جاتا تھا۔ اگر یہی تاریخ یوم ولادت کی بھی ہو، جیسا کہ باور کرایا جاتا ہے تو سوچنے کا مقام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ''جشن'' منانا صحیح ہے؟ اس کے علاوہ محققین علما نے ۹ ربیع الاول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن قرار دیا ہے اس پہلو سے بھی جشن میلاد پر غور کیا جاسکتا ہے۔

اسلام نے ہمیں قومی تہوار کے طور پر دو عیدیں منانے کا حکم دیا ہے، ان میں نماز پڑھنے اور تکبیر و تحلیل کہنے کا حکم دیا ہے، شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے خوشی منانے کی اجازت دی ہے، لیکن تیسری عید ''جشن میلاد'' کی پیوندکاری کو کسی صورت میں صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔

خوشی یا جشن منانے کا یہ انداز سراسر غیر اسلامی ہے۔ خوشی کے موقع پر جلوس نکالنا، چراغاں کرنا، دھمالیں ڈالنا، باجے بجانا اور گیتوں کے انداز میں نعتیہ کلام پیش کرنا دین اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ اس انداز سے اپنے اکابر کا دن منانا کفار کی نقالی اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے اور ہمیں کفار و یہود کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۹۲ ج ۲]

بہرحال عید میلاد کو جس اعتبار سے بھی دیکھا جائے اس کی شرعی حیثیت محل نظر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے نام پر عقیدت کا ایسا مظاہرہ ہے جس کی تائید قرآن پاک، حدیث اور تعامل امت سے نہیں ہوتی، صحابہ تابعین سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:66